روزنامہ
الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 4 جنوری 2006ء 3 ذوالحج 1426 ہجری 4 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 3

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت احدیت جلشانہ کی ذات نہایت درجہ استغناء اور بے نیازی میں پڑی ہے اس کو کسی کی ہدایت اور ضلالت کی پروا نہیں۔ اور دوسری طرف وہ بالطبع یہ بھی تقاضا فرماتا ہے کہ وہ شناخت کیا جائے اور اس کی رحمت ازلی سے لوگ فائدہ اٹھاویں۔ پس وہ ایسے دل پر جو اہل زمین کے تمام دلوں میں سے محبت اور قرب سبحانہ کا حاصل کرنے کے لئے کمال درجہ پر فطرتی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور نیز کمال درجہ کی ہمدردی بنی نوع کی اس کی فطرت میں ہے تجلی فرماتا ہے اور اس پر اپنی ہستی اور صفات ازلیہ ابدیہ کے انوار ظاہر کرتا ہے اور اس طرح وہ خاص اور اعلیٰ فطرت کا آدمی جس کو دوسرے لفظوں میں نبی کہتے ہیں اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پھر وہ نبی بوجہ اس کے کہ ہمدردی بنی نوع کا اس کے دل میں کمال درجہ پر جوش ہوتا ہے اپنی روحانی توجہات اور تضرع اور انکسار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا جو اس پر ظاہر ہوا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اس کو شناخت کریں اور نجات پاویں اور وہ دلی خواہش سے اپنے وجود کی قربانی خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس تمنا سے کہ لوگ زندہ ہو جائیں کئی موتیں اپنے لئے قبول کر لیتا ہے اور بڑے مجاہدات میں اپنے تئیں ڈالتا ہے جیسا کہ اس آیت میں اشارہ ہے (۔) یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ کافر لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ تب اگرچہ خدا مخلوق سے بے نیاز اور مستغنی ہے مگر اس کے دائمی غم اور حزن اور کرب وقلق اور تذلل اور نیستی اور نہایت درجہ کے صدق اور صفا پر نظر کر کے مخلوق کے مستعد دلوں پر اپنے نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دیتا ہے اور اس کی پر جوش دعاؤں کی تحریک سے جو آسمان پر ایک صعبناک شور ڈالتی ہیں خدا تعالیٰ کے نشان زمین پر بارش کی طرح برستے ہیں۔ اور عظیم الشان خوارق دنیا کے لوگوں کو دکھلائے جاتے ہیں جن سے دنیا دیکھ لیتی ہے کہ خدا ہے اور خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ لیکن اگر وہ پاک نبی اس قدر دعا اور تضرع اور ابتہال سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کرتا اور خدا کے چہرہ کی چمک دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنی قربانی نہ دیتا اور ہر ایک قدم میں صدہا موتیں قبول نہ کرتا تو خدا کا چہرہ دنیا پر ہرگز ظاہر نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) خدا تو تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 116)

سب سے زیادہ شکر گزار

حضرت اشعث بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہوتا ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار اور احسان مند ہوتا ہے۔

(تذکرة الحفاظ جلد 1 صفحہ 342 محمد بن طاہر بن القیسرانی دارالصمیعی ریاض۔ 1415ھ۔ طبع اول)

حضور انور کے قادیان سے جمعہ وعید کے خطبات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 6 و 13 جنوری 2006ء کے خطبات جمعہ قادیان میں ارشاد فرمائیں گے جو کہ پاکستانی وقت کے مطابق حسب سابق 12:45 بجے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ اسی طرح حضور انور کا خطبہ عید الاضحیٰ مورخہ 11 جنوری 2006ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 9:30 بجے صبح ایم ٹی اے پر قادیان سے براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں اور استفادہ فرمائیں۔

تحریک جدید کی تکمیل کے لئے وصیت

تحریک جدید کی غرض وغایت سیدنا حضرت مصلح موعود نے زمین پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا قیام بیان فرمائی ہے۔ پس مخلصین جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے حضور کا ایک ارشاد جو وصیت کا رنگ رکھتا ہے۔ پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ فرمایا

”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد کو سمجھنے اور مناسب حال قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول)

گمشدہ رسید بک

مجلس انصار اللہ پاکستان کی رسید بک نمبر 2013 مجلس انصار اللہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ سے جس کی رسیدات 1 تا 24 استعمال ہو چکی ہیں۔ گم ہو گئی ہے درج بالا رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی کو ملے تو براہ کرم دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

”مضمون بالا رہا“

آج سے سو سال پہلے ہم نے دیکھا اک نشاں
جس نشاں سے محوِ حیرت ہو گیا سارا جہاں

منعقد لاہور میں اک جلسہ اعظم ہوا
اہل مذہب کو تھی جس میں دعوت زور بیاں

ایک خوشخبری تھی اس میں حق پرستوں کے لئے
سب پہ غالب آئے گا ...... کا اک پہلواں

اپنے اپنے وقت میں سب نے لگایا خوب زور
اپنے مسلک کی بیاں کرتے رہے سب خوبیاں

پیش لیکن جب ہوا مضمون سلطان القلم
ہو گئے مسحور اس مجلس میں سب خوردوکلاں

فلسفہ ...... کی تعلیم کا روشن ہوا
علم قرآنی کا تھا مضمون بحرِ بیکراں

اہل دانش کہہ اٹھے سن کر وہ رشحات قلم
سارے جلسے میں یہی مضمون ہے روحِ رواں

جو کہا اللہ نے شبیر وہ پورا ہوا
اک جری اللہ کا مضمون ہی ”بالا رہا“

چوہدری شبیر احمد

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نادار مریض توجہ کے مستحق ہیں

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں۔

مخیّر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد آمد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے- ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں- اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں- بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے- اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے- یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے- اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ و بقایات جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری پیاری پھوپھی جان محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم سید عبدالسلام شاہ صاحب مورخہ 13 دسمبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ بفضل خدا موصیہ تھیں اگلے روز بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مظفر الحق صاحب مربی سلسلہ اصلاح ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ بڑی دعا گو اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ہی سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

احمدی طلباء وطالبات کے اہم امور

آئندہ چند ماہ میں میٹرک، انٹرمیڈیٹ، O اور A لیول کے امتحانات منعقد ہوں گے۔ سیکرٹریان تعلیم اس سلسلہ میں فرداً فرداً سب طلباء و طالبات سے انفرادی رابطہ کریں اور ساتھ کے ساتھ ان کی پڑھائی کا جائزہ لیتے رہیں۔ احباب جماعت تمام طلباء وطالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ وہ تمام احمدی طلباء وطالبات جو پاکستان کے کسی بھی ادارہ سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔

1۔ نام طالب علم 2۔ مکمل ایڈریس 3۔ مضمون جس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ 4۔ ادارہ کا نام 5۔ متفرق امور جس میں E-mail بھی شامل ہو۔

☆ سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء کی روشنی میں مرکزی ہدایات کے مطابق اپنا کام جاری رکھیں۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے متعدد اعلانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان اعلانات کو سیکرٹریان تعلیم طلباء وطالبات تک پہنچانے کا انتظام کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ
35460 پاکستان
فون نمبر: 047-6212473
ntaleem@fsd.paknet.com.pk

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حضرت مسیح موعود کی محبت و خدمت قرآن

مکرم برھان احمد ظفر صاحب

حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک ایک پہلو خدمت قرآن سے معمور دکھائی دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود دین پر ہونے والے حملوں اور معاندین کے اعتراضوں کو دیکھ رہے تھے۔ آپ کے دل میں ان سے مقابلہ کے لئے جوش پیدا ہوا کہ آپ خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق قائم کر کے اس میں کامیابی حاصل کریں اس لئے شروع دن سے ہی آپ بڑی کثرت کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کیا کرتے۔ آپ کو قرآن کریم سے بے پناہ محبت تھی۔ یہی محبت آگے چل کر خدمت قرآن میں تبدیل ہوگئی۔ اس سلسلہ میں چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

تاریخ میں آتا ہے کہ پٹیالہ کے غیر احمدی تحصیلدار منشی عبدالواحد صاحب جو کثرت سے حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے پاس قادیان آیا کرتے تھے اور جنہیں بچپن سے ہی حضور کو بار بار دیکھنے کا موقعہ ملا وہ شہادت دیتے ہیں کہ حضور چودہ پندرہ سال کی عمر میں ہی سارا دن قرآن شریف پڑھتے تھے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔ اور آپ کے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن بیت الذکر میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے۔“

(ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان جنوری 1942ء ص 4)

اسی طرح سے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بھی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار بار اس کو پڑھا ہوگا۔“

سامعین کرام! آپ قرآن کریم کا مطالعہ صرف سطحی طور پر نہ فرماتے تھے بلکہ ایک ایک لفظ کی باریکیوں میں ڈوب کر قرآن کریم کا مطالعہ کیا کرتے اور اس کے مطالعہ میں اس قدر انہماک تھا کہ آپ باقی کاموں کو اس کے بالمقابل ہیچ سمجھتے۔ مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی ایک روایت یوں ملتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”کبھی مرزا غلام مرتضٰی صاحب مجھے بلاتے اور دریافت کرتے کہ ”سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے؟“ میں کہتا ”قرآن دیکھتے ہیں“۔ اس پر وہ کہتے ”کبھی سانس بھی لیتا ہے۔“ پھر یہ پوچھتے ”رات کو سوتا بھی ہے؟ سارے تعلقات چھوڑ دیئے ہیں۔ میں اوروں سے کام لیتا ہوں“۔ (حیات احمد جلد اول نمبر سوم ص 91)

حضرت مسیح موعود جس زمانہ میں سیالکوٹ میں ملازمت کی غرض سے تشریف لے گئے اس وقت بھی دفتری اوقات کے بعد آپ کا مشغلہ صرف تلاوت قرآن کریم اور اس پر غور و تدبر ہوا کرتا۔

تاریخ میں آتا ہے کہ آپ کا اکثر یہ معمول تھا کہ آپ گھر سے باہر اپنے اوپر چادر لپیٹے رکھتے اور صرف اتنا حصہ چہرہ کا کھلا رکھتے جس سے راستہ صاف نظر آئے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لاتے تو دروازہ بند کر لیتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے اس طریق مبارک سے بعض متجسس طبیعتوں کو خیال پیدا ہوا کہ یہ ٹوہ لگانا چاہئے کہ آپ کواڑ بند کر کے کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ ایک دن ”سراغ رساں“ گروہ نے آپ کی ”خفیہ سازش“ کو بھانپ لیا اور انہوں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ مصلّی پر رونق افروز ہیں۔ قرآن مجید ہاتھ میں ہے اور نہایت عاجزی اور رقت اور الحاح وزاری اور کرب و بلا سے دست بدعا ہیں کہ ”یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔“

سیرت المہدی کی ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود سیالکوٹ قیام کے دوران عمرا نامی کشمیری کے گھر کرایہ پر رہے۔ آپ جب کچہری سے گھر تشریف لاتے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کیا کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے ایسی خشوع و خضوع سے تلاوت کیا کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود کی سیرت پر غور کریں تو آپ کی سیرت میں خدمت قرآن کے کئی پہلو دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان کا احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں۔ تاہم میں اس سلسلہ میں اختصار سے وقت کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کچھ عرض کروں گا۔ خدمت قرآن کا ایک پہلو قلمی جہاد سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا زمانہ وہ زمانہ تھا جس کو قلمی جہاد کا زمانہ کہا جاسکتا ہے اور یہ وہ زمانہ تھا جس میں عیسائیت اور آریہ سماج قلم کے ذریعہ حملہ آور تھے اور دین کے خلاف بے شمار کتابیں لکھی جارہی تھیں۔ اس زمانہ میں آپ حقانیت قرآن کو ثابت کرنے کے لئے اس قلمی جہاد میں شامل ہوگئے اور تمام مخالف مذاہب کو چیلنج کرتے ہوئے ایک معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام آپ نے ”براہین احمدیہ“ رکھا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم کی صداقت کے دلائل تحریر فرمائے اور مخالفین کو اس کے مقابلہ میں 10 ہزار روپے کا چیلنج دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ چیلنج آج تک ساری دنیا کے لئے حقانیت قرآن کو ثابت کرنے کے لئے قائم و دائم ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب کو جب پہلی مرتبہ براہین احمدیہ کی زیارت نصیب ہوئی تو وہ اپنی دوربین نگاہوں سے حضرت کا مقام و عالی مرتبہ فوراً بھانپ گئے اور ہزار جان سے فریفتہ ہو کر پکار اٹھے کہ ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں چوراسی کے قریب کتب تصنیف فرمائیں اور ہر کتاب خدمت قرآن کا ایک عمدہ نمونہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ آپ نے قرآن کریم ہی کی تعلیم سے مخالفین کے کیمپ میں کھلبلی مچادی اور کسی مخالف کو یہ تاب نہ ہوئی کہ آپ کے بالمقابل ٹھہر سکتا۔ جہاں خاکسار نے براہین احمدیہ کا ذکر کیا ہے اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کی قلمی خدمت کے تعلق سے آپ کی مایہ ناز کتاب ”آئینہ کمالات اسلام“ کا ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ حضور اس کتاب کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

”واضح ہو کہ یہ کتاب جس کا نام نامی عنوان میں درج ہے ان دنوں میں اس عاجز نے اس غرض کے لئے لکھی ہے کہ دنیا کے لوگوں کو قرآن کریم کے کمالات معلوم ہوں اور اعلیٰ تعلیم سے ان کو اطلاع ملے اور میں اس بات سے شرمندہ ہوں کہ میں نے یہ کہا کہ میں نے اس کو لکھا چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اول سے آخر تک اس کے لکھنے میں آپ مجھ کو عجیب در عجیب مددیں دی ہیں اور وہ عجیب لطائف و نکات اس میں بھر دیئے ہیں کہ جو انسان کی معمولی طاقتوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام)

؎
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر
پر یہ کلام نور خدا کو دکھاتا ہے
اس کی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

حضرت مسیح موعود جس زمانہ میں سیالکوٹ میں ملازمت کرتے تھے اس دوران سرسید احمد خان نے قرآن کریم کی تفسیر لکھنی شروع کی۔ اس تفسیر کو حضرت مسیح موعود نے بھی دیکھا۔ اس سلسلہ میں درج ہے کہ محترم میر حسن صاحب لکھتے ہیں کہ:

”ایک دفعہ 1877ء میں آپ (یعنی حضرت مسیح موعود) سیالکوٹ تشریف لائے اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ اور بتقریب دعوت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اسی سال سرسید احمد خان غفرلہٗ نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی۔ تین چار رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آچکی تھی۔ جب میں اور شیخ الہٰ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے تو اثناء گفتگو میں سرسید صاحب کا ذکر شروع ہوا اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آگیا۔ راقم نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر آگئی ہے جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آگئی ہے۔ فرمایا کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں۔ جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس سے تخمیناً 24 سے کم اور 28 سے زیادہ نہ تھی۔“ (تاثرات قادیان ص 55)

اس بات سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس کم عمری میں ہی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے حضرت مسیح موعود کو فہم قرآن عطا کیا تھا۔ اور آپ کو یاد ہوگا کہ سرسید احمد خان صاحب کے دعا کے نظریہ پر ہی حضرت مسیح موعود نے برکات الدعا کے نام سے کتاب شائع فرمائی جس میں قرآن کریم کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے آپ نے دعا کے فلسفہ کو لوگوں کے سامنے پیش فرمایا اور ان لوگوں پر جن کا دعا پر سے اعتقاد اٹھ چکا تھا نہ صرف دعا کی حقیقت کو ہی آشکار کیا بلکہ میدان تجربہ میں اتار کر ان لوگوں میں ایک نئی روح پیدا کر دی جو کہ ابدی حیات کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

دراصل حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض ہی خدمت قرآن تھی اسی بات کا ذکر خود حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔“

(ملفوظات جلد اول ص 38)

نیز ایک دوسری جگہ الہامات درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب اس جگہ بادشاہت سے مراد دنیا کی بادشاہت نہیں اور نہ خلافت سے مراد دنیا کی خلافت بلکہ جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کی بادشاہت اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں جن کو بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 566)

؎
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے نہ صرف قرآن کریم کو سمجھا بلکہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لوگوں کو گُر بتا کر عظیم خدمت قرآن کی۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ لوگوں

کا خیال تھا کہ ہر شخص قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن آپ نے اس کی تفہیم کے سارے راز کھول کھول کر لوگوں کے آگے پیش کر دیئے۔

ایک بات تو آپ نے دنیا والوں کے سامنے یہ بیان فرمائی کہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم اور آسان ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کافۃ للناس ہیں اور جو تعلیم آپ لائے وہ ضرور ایسی ہی ہونی چاہئے جو سب لوگوں کی عقل و سمجھ کے مطابق ہو۔

پھر قرآن کریم کی تعلیم کا دوسرا کمال یہ بتایا ہے کہ اس کی تعلیم کامل تفہیم کے طور پر ہے اس نے تمام ایسی راہوں کو سمجھانے کے لئے اختیار کیا ہے جو تصور میں آسکتی ہیں۔اگر عامی ہے تو اپنی موٹی عقل کے موافق اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور فلفی ہے تو اپنے دقیق خیال کے مطابق اس سے صداقتیں حاصل کرتا ہے۔"

(جنگ مقدس جلد 6 ص 289)

پھر آپ نے قرآن کریم کی تفہیم کے لئے یہ بات بیان فرمائی کہ قرآن کریم ایک ایسا خزانہ ہے جس میں سے ضرورت کے مطابق ہر زمانہ میں اسرار ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے پوشیدہ راز جو اس زمانہ کے لئے ضروری تھے وہ ظاہر کئے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بات بیان فرمائی تھی کہ قرآن کریم میں خزائن تو موجود ہیں لیکن یہ بھی خود بخود ظاہر نہیں ہوتے ہیں علماء ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں لیکن ان خزائن کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نہ کوئی معلم یا وارث رسول بھیجا جاتا ہے جو کہ ان رازوں کو جو اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق ضروری ہوتے ہیں ظاہر کرتا ہے۔اسی بات کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں۔ جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں۔ اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔"

(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد 6 ص 348)

حضرت مسیح موعود نے جس خدمت قرآن کو شروع کیا خلفاء حضرت مسیح موعود نے اسے آگے جاری رکھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر حقائق الفرقان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن اس کے گواہ ہیں۔پھر اسی خدمت قرآن کے جذبہ کے تحت ہی جماعت نے اب تک 57 زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع کروائے ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود کی خدمت قرآن کا پھل ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی اسی خدمت قرآن اور اس کے اثر کو دیکھتے ہوئے مسٹر اسلم جرنلسٹ نے لکھا:

"قرآن کریم کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی کہیں نہیں دیکھی۔صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی (بیت الذکر) میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کہ لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا...... دونوں احمدی (بیوت الذکر) میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا مؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا حتیٰ کہ احمدی جماعت کے تاجروں کو صبح سویرے اپنی اپنی دکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافر خانوں کی قرآن خوانی بھی ایک پاکیزہ سین پیدا کر رہی تھی۔گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدوسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھانے آئے ہیں۔غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا"۔

حضرت مسیح موعود فارسی اشعار میں فرماتے ہیں:۔

میں خوشی سے سو بار اچھلوں اگر مجھ پر ظاہر ہو جائے کہ قرآن مجید کا حسن و جمال ساری دنیا پر ظاہر ہو گیا۔اے بے خبر انسان! قرآن مجید کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے اس سے پیشتر کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص دنیا میں نہیں رہا۔

ماخوذ

ایتھانول

توانائی کا سستا ذریعہ

برازیل جو جنوبی امریکہ کا اقتصادی لیڈر ہے، وہاں پٹرول کی خوفناک طور پر بڑھتی ہوئی قیمتوں کا حل تلاش کر لیا گیا ہے۔اس عظیم دریافت کا نام بائیو فیول (Bio Fuels) یا ایتھانول (Ethanol) ہے۔

اب صرف کاریں ہی نہیں ہوائی جہاز بھی ایتھانول سے چلیں گے۔قارئین کے لئے یہ بات بہت باعث اطمینان ہوگی کہ توانائی کا یہ جدید ذریعہ گنے سے حاصل کیا جانے لگا ہے۔یعنی اب کسی خام تیل کی ضرورت نہیں رہے گی۔ایتھانول دراصل شراب کی ایک قسم ہے اور اس کی پیداوار ایک تھیوری یا خواب نہیں ہے بلکہ یہ دریافت حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔پٹرول کے مقابلے میں اس کی قیمت 50 فیصد کم ہوگی۔گنا تو کسی ملک میں جتنا چاہیں اگایا جا سکتا ہے۔کارکردگی کے لحاظ سے بھی پٹرول سے یہ کسی طرح کم نہیں ہے۔آٹو موبائل کو چھوڑ کر اس کے استعمال سے ہوائی جہاز کے انجنوں پر بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔برازیل میں Ipanema نام کے ہوائی جہاز ایتھانول کو ایندھن کے طور پر بہت کامیابی سے استعمال کر رہے ہیں۔ ابھی تک اس ایندھن کے ناقص ہونے کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

برازیل کے یہ جہاز ایمبریئر نامی کمپنی بنا رہی ہے بلکہ اب تو ٹربو جیٹ کو جو برازیل آرمی کے پائلٹوں کی تربیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے پٹرول انجن سے ایتھانول پر تبدیل کر رہے ہیں۔بقول اسپر پاڈیلا جو یہ جہاز بنانے والی کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں پٹرول سے چلنے والی موٹریں بہت جلد ناپید ہو جائیں گی یعنی انہیں ایتھانول کی آسان دستیابی اور ارزاں قیمت بہت اچھی لگی۔برازیل جس پیمانے پر ایتھانول کی پیداوار کر رہا ہے اور اسے فروغ دینے کے لئے جس پیمانے پر سرمایہ کر رہا ہے اسی نسبت سے اس ملک کو سعودی عربیہ آف ایتھانول کہا جا رہا ہے۔اس لئے کہ برازیل اس نئے دریافت شدہ ایندھن کو جنوبی کوریا اور جاپان کو برآمد کر رہا ہے۔برازیل کی طرح شمالی امریکہ میں بھی ایندھن کی یہ نئی دریافت مکئی کے دانوں سے بننی شروع ہو گئی ہے لیکن ابھی تک امریکی ٹرانسپورٹ سسٹم میں جلنے والے کل ایندھن کا صرف 3 فیصد حصہ اس بائیو فیول سے حاصل ہوتا ہے، لیکن اس پر مزید تحقیق جاری ہے کہ اس کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں مزید اور کتنی کوششیں بروئے کار لائی جا سکتی ہیں۔

برازیل میں اس وقت 320 ایتھانول پلانٹ لگائے جا چکے ہیں۔یہ نیا فیول ہر سروس سٹیشن پر آسانی سے مل جاتا ہے۔پٹرول کے مقابلے میں اس کی قیمت بھی آدھی ہے۔کہتے ہیں کہ بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں اس صنعت میں 6 بلین ڈالر تک سرمایہ لگا چکی ہیں۔

اگر برازیل اور امریکہ ایتھانول دریافت کر سکتے ہیں تو جرمنی ان سے پیچھے کیسے رہ سکتا ہے۔جرمنی نے پٹرول سے جان چھڑانے کے لئے بائیو ڈیزل دریافت کر لیا ہے۔اس ایندھن کی کارکردگی انتہائی عمدہ ہے اور اس کا شمار High octane Fuel میں ہوتا ہے۔جرمنی کی مرسڈیز کاریں اس بائیو ڈیزل کے کمال سے فراٹے بھر رہی ہیں۔یہ ڈیزل آئل ایک قسم کے بیج ریپ سیڈ کو کرش کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ بیج انتہائی ارزاں ہے۔اس ڈیزل آئل کے بازار میں آنے سے جس کی قیمت روایتی فیول سے 50 فیصد کم ہے اس کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔

ایتھانول کا ایک اور کمال ہے، وہ یہ کہ یہ فیول ماحولیات کا دوست ہے یعنی اس کے استعمال گرین ہاؤس گیس تقریباً 90 فیصد کم ہو جائے گی، جس سے کرہ ارض کو مزید گرم ہونے سے روکا جا سکے گا۔دنیا بھر کے ماحولیات کو تروتازہ رکھنے کے علم بردار اس بات پر بے حد خوش نظر آرہے ہیں کہ بالآخر توانائی کا ایک ایسا نعم البدل تلاش کر لیا گیا ہے جو نہ صرف ماحول کو آلودگی سے پاک رکھے گا بلکہ نائٹروجن آکسائیڈ جیسی زہریلی گیس سے، جو پٹرول، ڈیزل کے استعمال سے خارج ہوتی ہے عوام الناس کو سانس کی مہلک بیماریوں کا سامنا رہتا ہے اس کا از خود بچاؤ ممکن ہو سکے گا۔

کھیتی باڑی کے شعبے سے منسلک لوگ بھی اس بات پر خوش ہیں کہ مستقبل قریب میں ان کی زرعی پیداوار کی کھپت توانائی حاصل کرنے کے شعبے سے وابستہ ہو جائے گی۔پاکستان کی مثال لے لیجئے، یہاں گنا اگانے والے کاشت کاروں کو شوگر مل کے مالکان انہیں ان کی محنت کا مناسب معاوضہ ادا نہیں کرتے ہیں بلکہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ان کے گنے کی قیمت اتنی کم رکھی گئی کہ انہوں نے تنگ آکر گنوں کی کاشت کو آگ لگا دی یا پھر سرے سے گنوں کی کاشت ہی ترک کر دی۔جب پاکستان میں ایتھانول پلانٹ لگ جائیں گے تو ان کاشت کاروں کو کاشت کی صحیح قیمت ملے گی، نتیجتاً ان کی معاشی حالت میں بہتری آسکے گی۔

یہ بات اپنی جگہ ایک اہم خبر سے کم نہیں کہ دنیا کے 30 سے زائد ممالک جن میں بھارت، ملائیشیا، آسٹریلیا، انڈونیشیا اور ملاوی شامل ہیں۔پام، سویا بین اور ناریل اسی غرض سے اگائے جا رہے ہیں کہ ان کے تیل کو ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کا کامیاب تجربہ کیا جائے گا۔

توانائی حاصل کرنے کے دوسرے ذرائع مثلاً ہوا اور سورج سے حاصل شدہ توانائی دراصل بہت محدود پیمانے پر دستیاب ہو سکی ہے، لہٰذا پھر گھوم پھر کر ہمیں Fossil Fuel کی طرف پلٹنا پڑتا ہے، تاہم اس ایندھن کی آسمان سے چھوتی ہوئی قیمتیں اور مستقبل میں دستیابی کی عدم گارنٹی (عالمی سیاست اور رسہ کشی کی وجوہ پر) ترقی پذیر ممالک پٹرولیم کی مصنوعات ترک کر کے نئی نسل کا ایندھن ایتھانول کو اپنا لیں گے لیکن اس تبدیلی میں ایک یا دو عشرے کا وقت درکار ہوگا۔

دنیا بھر کے آٹوموبائل اور کیمیکل انجینئرز اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ ہائیڈروجن سے چلنے والی کاریں جلد از جلد متعارف کرائی جائیں۔اگر بڑے بڑے غبارے ایک یا دو آدمی کو لے کر دنیا کا چکر لگا سکتے ہیں جس کی توانائی کا واحد ذریعہ ہائیڈروجن گیس ہوتی ہے تو مستقبل میں موٹریں اور ٹرک وغیرہ ہائیڈروجن سے کیوں نہیں چل سکتے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ہائیڈروجن کاریں دس سال تک بازار میں آجائیں گی۔

ایتھانول کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ توانائی کے اس ذریعے پر کسی ملک کی اجارہ داری نہیں ہوگی لیکن اس کی بابت ایک خدشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ کیا گنا، مکئی وغیرہ اگانے کے لئے ملکوں کے پاس کافی اراضی دستیاب ہوگی، علاوہ ازیں کیا ان کی کاشت سے دوسری غذائی اجناس کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔ چین جسے آجکل اقتصادی جن کہا جا رہا ہے وہ بھی برازیل کی ایتھانول ٹیکنالوجی اپنانے کے لئے اس کے طریقہ کار کا مطالعہ کر رہا ہے حالانکہ وہ ایتھانول کی پیداواری صلاحیت کے اعتبار سے دنیا میں تیسرا ملک شمار ہوتا ہے کیا پاکستان برازیل کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

(جنگ سنڈے میگزین 28 اگست 2005ء)

مرا پردہ

خدا سے عہد و پیاں کی علامت ہے مرا پردہ
سمعنا اور اطعنا کی شہادت ہے مرا پردہ

مجھے قرآن کی آواز پر لبیک کہنا ہے
سو اک شرط وفا ہے استقامت ہے مرا پردہ

محمدؐ کی غلامی پر فدا ہر ایک آزادی
مرے سرکارؐ کی جانب سے خلعت ہے مرا پردہ

میں ہوں اک احمدی عورت حیا پہچان ہے میری
زمانے بھر میں میری وجہ شہرت ہے مرا پردہ

اسے کیا علم، عزم و استقامت کس کو کہتے ہیں
کہا جس کم فہم نے رسم و عادت ہے مرا پردہ

اڑا دی ہیں حیا کی دھجیاں تہذیب مغرب نے
سو اس دور ستم گر میں کرامت ہے مرا پردہ

زباں سے کیا کہوں میں آج کی آزاد عورت کو
سو اک خاموش اظہار ملامت ہے مرا پردہ

ہوس کی آرزو ہے بنتِ حوّا اور عریاں ہو
سو اس کے رخ پہ اک داغِ ہزیمت ہے مرا پردہ

تمنا خوب سے جب خوب تر کی بڑھتی جاتی ہے
تو ایسے میں اک اندازِ قناعت ہے مرا پردہ

سبھی ابلاغ کے ذریعے بنے شیطان کے آلے
سبھی کا فیصلہ یہ ہے جہالت ہے مرا پردہ

ہر اک چینل پہ رقص ابلیس کا جاری ہے روز و شب
سو بی بی سی کی نظروں میں قدامت ہے مرا پردہ

فضا میں ہر طرف بکھرا ہے پولن بے حیائی کا
سو میری چار دیواری ہے راحت ہے مرا پردہ

مرے چاروں طرف نظروں کی ننگی، تیز تلواریں
سو میری ڈھال ہے میری حفاظت ہے مرا پردہ

ہوس کی دھول میں لتھڑے ہوئے بے باک موسم میں
اسی ماحول سے اظہارِ نفرت ہے مرا پردہ

کیا پیرس کے اسکولوں میں جس نے زلزلہ برپا
وہی گز بھر کا کپڑا ہے مری عظمت مرا پردہ

خدا کے باب میں اک سرد مہری عام ہے عرشی
مرے ایمان کی حدت، حرارت ہے مرا پردہ

ا-ع- ملک

زمین کی فضا کا حفاظتی حصار

کرہ فضا کی چار بڑی تہیں شناخت کی جا چکی ہیں

زمین کے گرد پھیلے ہوئے فضا کے غلاف نے نہ صرف زندگی کی نمو میں اہم کردار ادا کیا بلکہ یہ کرہ ارض پر پائی جانے والی حیات کی بقاء کا بھی ضامن ہے۔ اس میں مختلف گیسیں ایک تناسب سے موجود ہیں۔ یہ وہ حفاظتی حصار ہے جس کے اندر زمین پر پائے جانے والے جاندار عام حالت میں موجود ہوتے ہیں۔ زمین پر پائی جانے والی حیات کا کس حد تک اس کرہ فضائی پر دارومدار ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنی عام حالت میں زمین پر پائی جانے والی حیات چند کلو میٹر بلندی سے زیادہ اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے قابل نہیں ہے۔

فضا کی اصل کا زمین کی اصل سے بڑا قریبی رشتہ ہے۔ جب زمین ابھی لاوے کی طرح پگھلے ہوئے گولے کی شکل میں تھی تو اس وقت بھی غالباً اس کے گرد کائناتی گیسیں فضا کی شکل میں موجود تھیں۔ ان میں ہائیڈروجن بھی شامل تھی جو بتدریج خلا میں تحلیل ہوتی گئی۔ جب اس پگھلے ہوئے گولے کی بالائی سطح سخت ہونا شروع ہوئی تو مختلف گیسیں جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن اور پانی کے بخارات آہستہ آہستہ ریلیز ہونا شروع ہوئے۔ انہیں چیزوں نے فضا کو تشکیل دیا جو ترکیب کے لحاظ سے اس وقت کسی آتش فشاں سے مختلف نہ تھی۔

جب کرہ ارض کے درجہ حرارت میں کمی ہوئی تو یہ چیز آبی بخارات کے بھاری پیمانے پر برسنے کا سبب بنی۔ اس طرح اس کی مقدار پوری فضا کا تقریباً چار فیصد ہوگئی۔ بہت بعد میں جا کر فضا کے اس حصے کی تشکیل کا عمل شروع ہوا جسے ہم آکسیجن کے نام سے جانتے ہیں۔ آکسیجن بنانے کا عمل سبز پودوں نے کیا جو آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ باہم یکجا ہونے کے باعث کاربوہائیڈریٹس کی تشکیل ہوئی۔

زمین کے اوپر تقریباً پچاس کلومیٹر کی بلندی تک یہ فضائی کرہ پوری طرح یکساں ہے اور ایک غلاف کی طرح زمین کے گرد لپٹا ہوا ہے۔ یہ مختلف گیسوں کا مجموعہ ہے جن میں سے ہر گیس کی اپنی انفرادی طبعی خصوصیات ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ، پانی کے بخارات اور اوزون کی مقدار اگرچہ فضا میں کم ہے لیکن یہ شمسی اور کائناتی شعاعوں کو جذب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ کام کرہ ارض پر زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کشش ثقل کے باعث گیسوں کا یہ یکساں ملغوبہ کمپریسڈ حالت میں ہے۔ اسی وجہ سے کرہ ارض کی سطح کے قریب اس کا حجم اور دباؤ بہت زیادہ ہے۔ سطح کے قریب اس کی اوسط ڈینسٹی $1.2 kg/m^3$ ہے اور اوسط دباؤ 1.013 ملی بار (mb) ہے۔ یہ تقریباً $1kg/cm^2$ ہے۔ اگر زمین سے سولہ کلومیٹر اوپر جایا جائے تو یہ دباؤ 100mb تک گر جاتا ہے اور گیسوں کی ڈینسٹی سطح سمندر کے قریب پائی جانے والی ڈینسٹی سے تقریباً 11 فیصد کم ہو جاتی ہے۔

عمودی پیمانے پر فضا کی خصوصیات میں حیران کن تنوع پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابھی اوپر ذکر کیا ہے کہ سطح زمین کے قریب پائی جانے والی فضا پر کشش ثقل کا گہرا اثر ہے۔ سطح کے قریب اس کی ڈینسٹی اور دباؤ بہت زیادہ ہے۔ سمندر کی سطح کے درجے پر پایا جانے والا تقریباً 1000 ملی بار دباؤ 720 کلومیٹر کی بلندی پر کم ہو کر صرف 10 سے 42 ملی بار رہ جاتا ہے۔ بلندی کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت میں بھی فرق آ جاتا ہے اور کئی تہوں کے اندر اس میں اتار چڑھاؤ موجود ہے، تاہم جیسے جیسے بلندی کی طرف بڑھتے ہیں ویسے ویسے درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ گیسوں کے ملغوبے میں بھی مختلف درجوں پر بڑا تنوع ہے۔

کرہ فضا کی چار بڑی تہیں شناخت کی جا چکی ہیں۔ سب سے پہلے نمبر پر جو کرہ آتا ہے اسے ایکسوسفیئر (exosphere) کہتے ہیں اور یہ چار سو کلو میٹر کی بلندی سے شروع ہو کر 720 کلومیٹر بلندی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس حصے میں آکسیجن، ہیلیم اور ہائیڈروجن مختلف تناسب میں موجود ہے۔ دوسرے نمبر پر آئیونوسفیئر (Ionosphere) ہے جس میں چارج شدہ پارٹیکلز (آئیون اور الیکٹرون) پائے جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تہہ ہے جو میسوسفیئر (mesosphere) اور تھرموسفیئر (thermosphere) پر مشتمل ہے اور آگے مزید چار تہوں میں منقسم ہے جنہیں بتدریج اوپر سے نیچے کی طرف E`F1`F2 اور D کے نام دیئے گئے ہیں۔ ان کی آئیون ڈینسٹی ریڈیائی لہروں پر بڑا اثر ڈالتی ہے۔ بہت زیادہ ہائی فریکوئنسی کی لہریں تو اس میں سے آر پار ہو جاتی ہیں لیکن شارٹ ویو ٹرانسمیشن منعکس ہو جاتی ہے۔

تیسرے نمبر پر سٹیٹو سفیئر (Stratosphere) ہے۔ اس حصے میں اوزون کی معقول مقدار موجود ہے جو ضرر رساں شمسی شعاعوں کو زمین پر پہنچنے سے روکتی ہے۔ چوتھے درجے پر ٹروپوسفیئر (troposphere) آتی ہے اور یہی تہہ سطح زمین کے قریب تر ہے جس میں فضا کی سب سے بڑی مقدار موجود ہے۔ اس کی بلندی سطح زمین سے تقریباً گیارہ کلومیٹر تک ہے۔

فضا میں موجود زیادہ تر گیسیں ایسی ہیں جو شمسی شعاعوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتیں اور انہیں آسانی سے گزر جانے دیتی ہیں لیکن اوزون کی قلیل سی مقدار جس کا زیادہ تر حصہ زمین کی سطح سے پچاس کلومیٹر تک کی بلندی میں مرتکز ہے، نقصان دہ الٹراوائلٹ شعاعوں کو فلٹر کرنے کا کام کرتی ہے۔ 1970ء کی دہائی کے آخر میں مشاہدہ کے دوران پتہ چلا کہ انٹارکٹکا کے اوپر اوزون کی تہہ میں شگاف پڑ گیا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ شگاف بڑا ہو رہا ہے اور اس شگاف کا سبب کلوروفلوروکاربنز ہیں جو ایروسول اور ریفریجریٹرز وغیرہ سے خارج ہوتے ہیں۔

سورج سے نکلنے والی شعاعیں کچھ تو منتشر ہو جاتی ہیں، کچھ منعکس ہو جاتی ہیں اور ان کا کچھ حصہ فضا کا زیریں حصہ جذب کر لیتا ہے۔ اس کے بعد شمسی شعاعوں کا تقریباً 46 فیصد حصہ زمین کی بالائی سطح تک پہنچتا ہے جسے زمین کی سطح حرارت کے طور پر جذب کرتی ہے۔ یہ توانائی زمین کی سطح کے معمولی درجہ حرارت یعنی 14 سنٹی گریڈ کو بڑھا دیتی ہے۔

چونکہ سورج کی سطح کا درجہ حرارت 5700 سنٹی گریڈ ہے لہٰذا زمین شمسی شعاعوں کی نسبت توانائی کو بڑی ویولینتھ میں خارج کرتی ہے اور یہ اخراج انفرا ریڈیا حرارتی شعاعوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ ان طویل شعاعوں کو فضا میں پائی جانے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ، پانی کے بخارات اور نچلی سطح پر پائے جانے والے بادل جذب کر لیتے ہیں۔ اس طرح سورج اور زمین کے باہمی رشتے میں ایک توازن قائم کرنے کے لئے فضا اپنا بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن یہ توازن انسان کی پیدا کردہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے سبب بگڑ رہا ہے اور اس کی وجہ سے گرین ہاؤس ایفیکٹ پیدا ہو رہا ہے۔

جُحفہ

یہ رابغ کے پاس ایک بستی ہے۔ جو مکہ سے 150 میل شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ مصر، شام اور مغرب یعنی شمالی افریقہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔

پانی سے متعلق چشم کشا حقائق

☆ دنیا میں 1,400 ملین لوگ نکاسی آب کی سہولت سے محروم ہیں۔

☆ دنیا میں 1,200 ملین لوگ پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔

☆ ہر سال 1,000 ملین لوگ دست کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ ہر سال 20 ملین بچے پانی کی کمی (Dehydration) یا پانی کے سبب پیدا ہونے والے امراض کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔

☆ اوسطاً تیسری دنیا کا پانچ سال سے کم عمر کا ہر بچہ ایک سال میں دست کی بیماری کے تین سخت حملوں کا شکار ہوتا ہے۔

☆ ماہرین کا اندازہ ہے کہ پینے کا صاف پانی تیزی سے دنیا میں دست کی بیماری کا شکار لوگوں کی تعداد نصف تک کم کردے گا۔

☆ تقریباً 250 ملین لوگ آلودہ پانی کے سبب جلدی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

☆ نہانے کے لئے کافی مقدار میں پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے تقریباً 500 ملین لوگ ککرے (ٹریکوما) کا شکار ہوتے ہیں جو نابینا پن کا ایک بڑا سبب ہے۔

☆ مالی کی 80 فی صد اور ایتھوپیا کی 94 فی صد آبادی صاف پانی سے محروم ہے۔

☆ ٹب میں ایک مرتبہ غسل کے دوران تقریباً 80 لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔

☆ شاور سے غسل لینے میں تقریباً 30 لیٹر پانی صرف ہوتا ہے۔

☆ کپڑوں کی ایک گٹھری کو دھونے میں تقریباً 100 لیٹر پانی خرچ ہوتا ہے۔

☆ باغ میں چھڑکاؤ کرنے والے ایک آلہ ایک گھنٹے میں تقریباً 900 لیٹر پانی خرچ کرتا ہے۔

☆ دولت مند ملکوں میں پانی کا فی کس روزانہ استعمال 350 سے 1000 لیٹر ہے جب کہ تیسری دنیا کے غریب شہری علاقوں میں یہ استعمال صرف 20 سے 70 لیٹر تک رہ جاتا ہے۔

☆ کچھ ترقی پذیر مما لک میں پانی حاصل کرنے کے لئے خواتین کو چار گھنٹوں تک پیدل چلنا پڑتا ہے (پاکستان میں بھی یہی حال ہے) افریقہ کے کچھ حصوں میں اس کام کے لئے 12 گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

☆ پاکستان کا شمار ان 25 بدترین مما لک میں ہوتا ہے، جہاں شرح پیدائش سب سے زیادہ ہے، جب کہ آبادی کی اکثریت صفائی کی سہولتوں سے محروم ہے۔ صفائی ستھرائی کی سہولتوں سے محرومی کا یہ تناسب 49 فی صد شہری علاقوں میں اور 94 فی صد دیہی علاقوں میں ہے۔

☆ ترقی پذیر مما لک میں 80 فی صد امراض ناقص فراہمی ونکاسی آب کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔

(حوالہ: آموزش ماحول۔ آئی یو سی این)

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

محترم چوہدری خلیل احمد چیمہ صاحب کا ذکر خیر

کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ کی اہم تحصیل ہے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اور مظفر گڑھ کا ایک اہم شہر ہے۔ محترم چوہدری خلیل احمد صاحب چیمہ سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ چند ماہ پہلے تقریباً 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ خاکسار مرحوم کو 1972ء سے جانتا ہے اور پھر 1989ء سے 1997ء تک یعنی سات آٹھ سال ان کے ساتھ جماعتی طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔

سروس کے سلسلہ میں خاکسار کو پاکستان کے کئی مقامات پر اور پاکستان سے باہر سلطنت آف عمان میں رہنے کا موقع ملا اور مختلف جماعتوں اور افراد جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بعض جماعتوں میں ایک دو افراد کی قربانیاں، ایثار اور جدو جہد اور شجاعت نمایاں ہوتی ہے اور ایسے احباب کرام یقیناً تعریف کے قابل اور دعاؤں کے اہل ہیں۔ ایسے ہی افراد میں سے چوہدری خلیل احمد صاحب چیمہ تھے جن کا وطن تو ضلع سیالکوٹ میں کوئی قصبہ یا گاؤں تھا لیکن محکمہ مال میں سروس کی وجہ سے وہ ضلع مظفر گڑھ میں آئے۔

پہلے پہل خاکسار کو کوٹ ادّو 1971ء کی پاکستان بھارت جنگ کے فوراً بعد ایک یوگوسلاوین فرم Energoinvest انرگوانوسٹ کی طرف سے چوبارہ کوٹ ادّو 66 کے وی ٹرانسمیشن لائن اور کوٹ ادّو گرڈ سٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں جانا پڑا۔ خاکسار اس وقت انرگوانوسٹ میں کام کر رہا تھا۔ ان دنوں احمدیوں کے ایک دو گھرانے کوٹ ادّو شہر میں تھے اور اتنے ہی گھرانے واپڈا (ٹیوب ویل) کالونی میں بھی تھے۔ واپڈا کالونی کوٹ ادّو شہر سے تونسہ بیراج کی طرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ خاکسار شہر میں ریلوے سٹیشن کے پاس ایک کرائے کے گھر میں رہتا تھا جہاں کچھ عرصہ خاکسار کی فیملی بھی ساتھ تھی۔ جمعہ کی نماز واپڈا کالونی کے ایک کوارٹر میں ہوتی تھی۔ ان دنوں خلیل احمد چیمہ صاحب بھی کوٹ ادّو میں رہتے تھے۔ ڈیوٹی کوٹ ادّو کے مضافات میں تھی اور جب بھی انہیں اپنی ڈیوٹی سے موقع ملتا کسی نہ کسی طرح واپڈا کالونی پہنچ کر جمعہ کی نماز میں شامل ہو جاتے۔ جلد ہی خاکسار کا کام وہاں سے ختم ہو گیا اور انرگوانوسٹ نے اگلے پراجیکٹ پر سندھ میں ٹرانسفر کر دیا جہاں خیر پور، میرس، حیدر آباد اور نواب شاہ میں رہنے کا موقع ملا۔

جیسا کہ بعد میں علم ہوا 1974ء کے ہنگاموں کے دوران کوٹ ادّو کی چھوٹی سی جماعت بھی ابتلاؤں کا شکار رہی۔ واپڈا کے ملازم ٹرانسفر ہو گئے۔ شہر میں چیمہ صاحب اور ایک دو اور دوست باقی رہ گئے۔ ان حالات میں چیمہ صاحب نے فیصلہ کیا کہ سیالکوٹ میں جو تھوڑی سی پراپرٹی ہے وہ فروخت کر کے کوٹ ادّو میں قیام کریں گے اور اس طرح جماعت قائم رہے گی۔ کیونکہ مقامی طور پر کوئی تو کوٹ ادّو میں پکا احمدی گھر ہو۔ بتایا کرتے تھے کہ یہ فیصلہ بہت مشکل تھا لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ ایک گلی میں چھوٹا سا پلاٹ لے کر سادہ سا اپنا مکان بنا لیا۔ اس کے سامنے پلاٹ کے ایک حصہ میں بیت الذکر بنا دی اور باقاعدہ جمعہ کی نماز پھر شروع ہو گئی۔ محکمہ والوں نے انہیں ضلع کے دوسری طرف دور ٹرانسفر کر دیا۔ لیکن ہمت کر کے وہاں سے بھی جمعہ کی نماز کے لئے بسیں بدل کر اور کئی گھنٹوں کا تکلیف دہ سفر کر کے پہنچ جایا کرتے تھے۔

کوٹ ادّو میں غالباً 1982ء میں شہر کے دوسری طرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر گیس ٹربائن پاور سٹیشن بننا شروع ہوا اور دو دو چار چار یونٹوں کے پراجیکٹ Launch ہوتے رہے۔ 1989ء میں یونٹ 9 اور 10 کے لئے خاکسار کو لاہور سے ٹرانسفر کر کے کوٹ ادّو بھیجا گیا۔ اس وقت پاور سٹیشن پر اچھی خاصی تعداد احمدیوں کی ہو گئی تھی کیونکہ کچھ واپڈا ملازم تھے اور چند مختلف Contractors اور Sub-Contractors کے ملازم تھے اور کالونی میں باقاعدہ دو تین باجماعت نمازیں ہوتی تھیں جمعہ شہر میں ہوتا تھا۔ خاکسار کی وہاں جاتے ہی محترم خلیل احمد چیمہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور موصوف اس وقت جماعت احمدیہ کوٹ ادّو کے صدر اور سیکرٹری مال تھے۔ اسی طرح مجلس انصاراللہ کے زعیم بھی تھے۔ اپنی سروس سے ریٹائر ہو چکے تھے اور ہمہ وقت سلسلہ کے کام کرتے تھے۔ عجیب کیفیت تھی۔ ایک رسید بک واسکٹ کی ایک جیب میں ہوتی، دوسری رسید بک واسکٹ کی دوسری جیب میں۔ الفضل خطبہ نمبر بھی قمیص کی جیب میں ہوتا اور جمعہ کی نماز پر جب حاضری اچھی ہوتی تو جماعتی چندے اور ذیلی تنظیم کے چندے وصول کرتے۔ بیک وقت دونوں رسید بکس میں سے رسیدیں کاٹتے۔ جمعہ کا وقت ہوتا تو خطبہ الفضل میں سے پڑھتے۔ ان کی خواہش ہوتی کہ جمعہ کے دن تمام احباب جماعت ان کے پاس کھانا کھائیں۔ گھر میں ہی تنور لگایا ہوا تھا وہاں گرم گرم روٹی پک جاتی اور سالن اور اچار اور لسی ساتھ ہوتی اور بڑا زور دے کر دوستوں کو کھانا کھلاتے۔ جو Families آتیں ان کی ضیافت ان کی اہلیہ صاحبہ کرتیں اور اس طرح ایک عید کا سماں ہوتا اور یہ خدمت کر کے چیمہ صاحب کا چہرہ خوشی سے دمک رہا ہوتا۔ تقریباً پونے دو سال خاکسار کو ان دنوں وہاں رہنے کا موقع ملا۔ اس دوران انصاراللہ کی ذمہ داری خاکسار کو مل گئی۔ بعض اوقات دورے پر پاور سٹیشن تشریف لاتے اور وہیں قیام فرماتے اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کی رونق میں اضافہ فرماتے۔ جن لوگوں کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ نہیں ہوتی اور ادھر ادھر جانے کے لئے ایسے مقامات پر پرائیوٹ ٹرانسپورٹ بھی نہایت مشکل سے ملتی ہے۔ انہیں اپنے محدود وسائل میں اپنی جماعتی ذمہ داریاں ادا کرنے میں جو مشکلات ہوتی ہیں۔ اس کا اندازہ ہر شخص نہیں لگا سکتا۔ ان دنوں جب خاکسار ناظم ضلع انصاراللہ مقرر ہوا تو ہم نے ضلعی اجتماع مظفر گڑھ شہر میں کیا۔ سابق امیر ضلع کیپٹن (ر) ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب کے مطابق اس ضلع میں یہ پہلا ضلعی اجتماع انصاراللہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں سے اور احباب جماعت کے تعاون سے بہت کامیاب رہا۔ تقریباً ضلع بھر کی تمام مجالس کی شمولیت ہوئی اور مرکز کی طرح کئی قسم کے پروگرام ہوئے محترم خلیل احمد چیمہ صاحب نے بھی اس موقع پر بہت کام کیا اور بھرپور دلچسپی لی اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

1990ء کی آخری سہ ماہی میں کوٹ ادّو والا پراجیکٹ ختم ہو گیا اور خاکسار کو Nespak نے پسنی (بلوچستان) بھیج دیا۔ خاکسار سمجھتا ہے کہ مکرم خلیل احمد صاحب چیمہ اور اس قسم کے اور مخلصین کی دعائیں اور خاکسار کے ساتھ للّٰہی محبت ہی تھی کہ آخر 1991ء میں خاکسار پھر مظفر گڑھ تبدیل ہو کر آ گیا اور تھرمل پاور کمپلیکس مظفر گڑھ (یونٹ 3,2,1) کی تعمیر کی ذمہ داری سونپی گئی۔ 1992ء کے جماعتی انتخابات میں خاکسار پہلے صدر جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر اور پھر امیر ضلع مظفر گڑھ مقرر ہو گیا اور ساتھ انصاراللہ کی طرف سے ناظم ضلع بھی تھا۔ تقریباً پانچ سال ان ذمہ داریوں کو خدا تعالیٰ نے سنبھالنے کی سعادت نصیب کی اور خدا گواہ ہے کہ اس عرصہ میں مظفر گڑھ ضلع کے جن دوستوں نے خلوص دل سے کاموں میں مدد دی ان میں محترم خلیل احمد چیمہ صاحب پیش پیش تھے۔ کوئی ایسی ضلعی میٹنگ نہیں ہوئی جس میں وہ شامل نہ ہوئے ہوں اور اپنی رپورٹیں نہ لائے ہوں۔ ضلع کی ایک جماعت میں ایک خاندان کا زمین کی تقسیم کا تنازعہ تھا۔ خاکسار نے محترم چوہدری خلیل احمد چیمہ صاحب کو اس کام کے لئے مقرر کیا۔ انہوں نے کمال حکمت سے وہاں ایک دو دن رہ کر اور زمین کی پیمائش کر کے بالآخر ان کا تصفیہ کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ جماعتی کام بڑی بشاشت سے کرتے تھے اور ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جب ایم ٹی اے کا آغاز ہوا تو محترم چوہدری خلیل احمد چیمہ صاحب نے فوراً ڈش لگوائی اور دو ٹیلی ویژن لے کر ایک مردوں کی طرف اور دوسرا عورتوں کی طرف رکھوا دیا تاکہ سارے افراد جماعت (مرد و زن) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ جمعہ اور دیگر پروگرام دیکھ سکیں۔ غیر از جماعت دوستوں کو بھی اور اپنوں کو بھی کوشش کر کے خطبہ دکھاتے اور دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیتے۔ ایک عرصہ تک مرکز کی تحریک پر تقریباً ہر ماہ ضلع مظفر گڑھ سے زیارت مرکز کے لئے بس کا انتظام کیا جاتا رہا۔ اس میں چیمہ صاحب کے بھی اکثر مہمان ہوتے تھے۔ مالی قربانیوں میں اپنی استعداد کے لحاظ سے صف اول میں شامل تھے اور تقریباً تمام شعبوں میں بھرپور دلچسپی لینے والے تھے۔ ان سے آخری ملاقات مرکز میں شوریٰ 2004ء کے کھانے پر ہوئی تھی۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے قبل از خلافت کے بعض واقعات بھی سناتے تھے کہ ایک بار شکار کے لئے حضور اور خاندان کے بعض اور افراد چوک سرور شہید گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے۔ محترم چیمہ صاحب بھی وہاں تھے اور حضور نصف شب کے بعد نہایت راز داری سے ان کے بیڈ کے قریب سے گزر کر واش روم میں گئے اور وضو کر کے تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد انہیں بھی تحریک ہوئی اور وہ بھی وضو کر کے تہجد پڑھنے لگے۔ اس بات کا بڑی ہی خوشی سے اظہار کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع انہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا اور حضور کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ نظام جماعت کے پابند تھے اور جس طرح اور جو خدمت بھی بن پڑے دین کی خدمت کرتے۔ ہر شخص کی نہ اتنی تعلیم ہوتی ہے اور نہ ہی اتنی مالی وسعت اور استعداد لیکن جو کچھ بھی خدا عطا کرے اسے کمال اخلاص سے خدا کے حضور پیش کرنا اس کا اصل اجر ہے اور یہ سارے اوصاف محترم خلیل احمد چیمہ صاحب میں موجود تھے۔ ہر انسان اس دنیا میں ایک محدود مدت کے لئے آتا ہے اور کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کب واپسی کا حکم آ جائے۔ ایک وفا ہی ہے جو ذکر خیر بن کر باقی رہ جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس اتنا وقت ہو کہ صرف ایک ہی فقرہ نصیحت کا کہہ سکوں تو میں کہتا ہوں کہ اپنے پیارے رب سے بے وفائی کبھی نہ کرنا۔ خدا کرے کہ ہم سب اور آگے ان کی نسلیں بھی خدا سے وفا کرنے والے ہوں اور اللہ ہم سب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید اور کارآمد وجود بنائے اور مقدور بھر خدمت دین کی مقبول اور مسلسل توفیق دے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ خلافت کے قدموں کے نیچے رکھے اور انجام بخیر کرے۔ آمین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت و توانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، رومانی خاص
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

خبریں

قومی اخبارات سے

حکومت اور اپوزیشن کے 25-25 سینیٹر فارغ سینٹ کے اراکین کی رکنیت کیلئے چیف الیکشن کمشنر جسٹس عبدالحمید ڈوگر نے پارلیمنٹ میں قرعہ اندازی کروائی جس میں 25 حکومتی اور 25 اپوزیشن کے ارکان ریٹائر ہو گئے۔ حکومتی سینیٹرز میں 7 وزراء بھی شامل ہیں۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف بھی ریٹائر ہو گئے۔ جاوید اشرف قاضی، اجمل خان، طارق عظیم، شہزاد وسیم، محمد علی درانی، عبدالرزاق تھہیم اور عبدالحفیظ شیخ بھی سینٹ کی رکنیت سے فارغ ہو گئے۔ سرحد سے پروفیسر خورشید اور الیاس بلو بھی رکنیت کھو بیٹھے۔ بلوچستان سے امان اللہ کنرانی اور ایاز مندوخیل رکنیت سے محروم ہو گئے۔ سندھ سے رضا ربانی، صفدر عباسی وغیرہ کو بھی رکنیت چھوڑنی پڑی۔ حکومتی اور اپوزیشن ارکان نے قرعہ اندازی کو شفاف قرار دیا ہے۔ سرحد سے زیادہ نقصان مجلس عمل کو پہنچا۔

پتنگ بازی پر پابندی وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ نئے قانون کے تحت پتنگ بازی پر سال بھر پابندی عائد رہے گی۔ دھاتی تار کے استعمال کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

امریکی حملے کا منہ توڑ جواب دینگے ایران نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ یا اسرائیل نے اس کی ایٹمی یا دیگر تنصیبات پر حملہ کیا تو اس کا منہ توڑ جواب دینگے۔ ایران کی قومی سلامتی کونسل کے سیکرٹری نے قومی ٹی وی کو بتایا کہ ایران کی مکمل تیاری ہے اسرائیل چھوٹا ملک ہے اور تہران کی رینج میں ہے ایران پر کسی بھی جارحیت کی صورت میں اسرائیل کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ امریکہ کی طرف سے حملے کی باتیں نفسیاتی جنگ کا حربہ ہیں۔ یورینیم اپنی سرزمین پر ہی افزودہ کی جائے گی۔ اپنی قوم کا مستقبل کسی دوسرے ملک کی صوابدید پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

کالا باغ ڈیم پاکستان کا ڈیم ہے پنجاب کے وزیراعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم پاکستان کا ڈیم ہے۔ ڈیمز کے ایشو پر پنجاب کے مخالف قومی مفادات پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی دوغلی سیاست بے نقاب ہو گئی ہے الیکشن 2008ء تک جا سکتے ہیں۔ امن و امان کی رپورٹ ماہوار بنے گی۔

اسرائیل اسلام مخالف ملک ہے ایرانی صدر محمود احمدی نژاد نے کہا ہے کہ اسرائیل اسلام مخالف ملک ہے یورپ نے یہودیوں کو نکال کر اسلامی خطے میں ان کا کیمپ مسلط کر دیا ہے۔ یورپی ملکوں نے ایک تیر سے دو شکار کئے۔ ایک جانب یہودیوں سے چھٹکارا پالیا اور دوسری جانب اسلامی ممالک کے درمیان اسرائیل کا کیمپ قائم کر دیا۔ یورپی ممالک کے جرائم کی قیمت فلسطینی کیوں چکائیں۔ اسرائیل کو عالمی نقشے سے مٹا دینے کے میرے بیان پر اس لئے ہلچل ہوئی کیونکہ یورپ کی دکھتی رگ پر انگلی رکھی تھی۔

عراق کے سنی علماء کو رشوت نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ پینٹاگون پراپیگنڈہ مہم میں مدد دینے کیلئے عراق کے سنی علماء کو رشوت دے رہا ہے۔ امریکی دفاعی محکمہ نے پبلک فرم لنکن گروپ کو 2005ء کے اوائل میں ہدایت کی کہ وہ ایسے سنی علماء کی نشان دہی کرے جو الانبار میں عوام کو الیکشن میں حصہ لینے کی ترغیب دے سکیں۔ اس مقصد کیلئے فرم نے کچھ سنی علماء کی خدمات حاصل کیں جو امریکی فوجی کمانڈروں کیلئے پراپیگنڈہ مہم کے مواد پر مبنی رپورٹیں لکھتے تھے۔

بلوچستان کی خراب صورتحال پاکستان نے کہا ہے کہ بلوچستان کی صورتحال خراب کرنے میں ہمسایہ ملک بھارت ملوث ہے اور ہمارے پاس اس کے ثبوت بھی ہیں۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بلوچستان کے معاملات پر بھارت بیان بازی کی بجائے اپنے کام سے کام رکھے۔ بیانات سے ماحول خراب ہو سکتا ہے۔

طیارہ گر کر تباہ مشرقی آسٹریلیا میں ایک طیارہ گرنے سے 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

متحدہ اپوزیشن کا مظاہرہ کالا باغ ڈیم اور بلوچستان میں آپریشن کے خلاف متحدہ اپوزیشن نے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر مظاہرہ کیا اور نعرہ بازی کی۔ مظاہرہ کی قیادت اے آر ڈی کے چیئرمین امین فہیم نے کی۔

بینک سے 20 لاکھ روپے چوری کوئٹہ میں بینک سے 20 لاکھ روپے چوری ہونے پر بینک مینیجر، کیشیئر اور گارڈ کو شامل تفتیش کر لیا گیا۔

کمرہ میں گیس بھرنے سے 5 ہلاک منڈی بہاؤالدین کے قریبی قصبہ میں بند کمرے میں گیس بھرنے سے میاں بیوی اور ان کے تین بچے جاں بحق ہو گئے۔ ہیٹر کے پائپ سے گیس لیک ہوئی تھی۔

بلوچ قوم کے حقوق جمہوری وطن پارٹی کے قائد نواب اکبر خان بگٹی نے کہا ہے کہ ہم بلوچ قوم کے حقوق سے کبھی دستبردار نہیں ہونگے۔ یہاں کے لوگ اپنے حقوق اور سرزمین کے تحفظ کیلئے جانیں نچھاور کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہیں۔

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف......اور احمدیت کا جھنڈا الہرانے لگے۔‘‘

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

مکرم پروفیسر چوہدری سلطان احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب اسلام آباد کو دو بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے 30 دسمبر 2005ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت ’’قویم احمد‘‘ نام عطا فرمایا ہے۔ بچے کی صحت، درازی عمر، نیک سیرت اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

(رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
مطب حمید
ہر ماہ 1-2 تاریخ کو محمد علی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفروال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7
مکان نمبر P-256 فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 6-7 تاریخ کو دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 04524-212755-212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ کو NW-741 دکان نمبر 1 گلی
فون: 051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ کو 49 ٹیل بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 18-19-20 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک ملحقہ گریٹ شن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 23-24 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر دیو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
فون: 042-5301661
کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
ہیڈ آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel: 055-3891024-3892571. Fax: +92-055-3894271.
E-mail: mata_e_hameed@yahoo.com
E-mail: mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4218534-4219065
E-mail: matahameed@hotmail.com

ربوہ میں طلوع وغروب 4جنوری 2005ء	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:20

شادی بیاہ اور بیرون ملک عزیزوں کیلئے آپ کا انتخاب
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
ایک دام
اعلیٰ مردانہ کوالٹی

نام بھی فینسی کام بھی فینسی
قائم شدہ 1960
فینسی جیولرز
گھر 6212867 اقصیٰ روڈ ربوہ دکان 6212868

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

پرانے امراض کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر
محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
047-212694 0333-6717938

فاروق اسٹیٹ 3۔ ای مین مارکیٹ گلبرگ نو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
بہتر معیار صحت، بہتر زندگی
پکانے کا خالص کینولا آئل
ولی آئل ملز
خوبیاں یہ جمتا نہیں کولیسٹرول اور ہیک سے پاک
وٹامن ای سے بھرپور صاف شفاف ٹرپل ریفائنڈ شدہ
توانائی بخش۔ کھانوں کی قدرتی لذت کو نکھارتا ہے
دل کے مریضوں کیلئے موزوں ترین
-/50 روپے فی لیٹر
برائے رابطہ 03007715399 0476214799
سمیع اللہ باجوہ۔ عمر مارکیٹ نزد گلشن احمد نرسری ربوہ

C.P.L 29-FD